بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ـ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۲۹ احسان ۱۳۴۶ ہش ـ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ـ ۲۹ جون ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۴۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ جون ـ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

محترم میجر منظور احمد صاحب آف کراچی کی صاحبزادی عزیزہ زجاجہ کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ عزیزہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

سالانہ تربیتی اجتماع مجلس انصار اللہ کراچی

مورخہ ۷ ـ ۸ ـ ۹ جولائی ۱۹۶۷ء کو احمدیہ ہال کراچی میں مجلس انصار اللہ کراچی کا سالانہ تربیتی اجتماع انشاء اللہ منعقد ہوگا۔ جس کا افتتاح ۷ جولائی ۱۹۶۷ء بعد نماز جمعہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرمائیں گے۔ احباب اجتماع کے کامیاب اور بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں

محمد شفیع خان نجیب آبادی
زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا مجوزہ سفرِ یورپ

اور

خاص دعاؤں کی تحریک

جیسا کہ احبابِ جماعت کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جون ۱۹۶۷ء کے اُس اقتباس سے جو ۲۸ جون کے الفضل میں شائع ہوا معلوم ہو چکا ہے اللہ تعالےٰ کے فضل سے سرزمینِ یورپ میں جماعت احمدیہ کی پانچویں مسجد کی تعمیر اب آخری مراحل میں ہے اور اس کے افتتاح کے لئے ۲۲ جولائی کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ وہاں کے احباب نے حضور سے اِس مسجد کا افتتاح فرمانے اور یورپ کے احمدیہ مشنوں کا دَورہ کرنے کی غرض سے وہاں تشریف لانے کی درخواست کی ہے۔ جسے حضور نے اعلائے کلمۂ اسلام کے خیال سے محض للہ منظور فرما لیا ہے۔ چنانچہ مجوزہ سفرِ یورپ کے لئے حضور خود بھی دعائیں کر رہے ہیں اور حضور نے احبابِ جماعت کو بھی اِن ایام میں خاص طور پر دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی ہے کہ اگر یہ سفر مقدر ہو تو اللہ تعالےٰ پوری طرح اسے بابرکت بنائے اور اسلام کو اِس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔

بعض مصالح اور مجبوریوں کے پیشِ نظر فیصلہ کیا گیا ہے کہ اِس موقعہ پر جماعت کی طرف سے بہت مختصر سا قافلہ یورپ روانہ ہو۔ قافلہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر سمیت چار افراد پر مشتمل ہوگا۔ اس کے علاوہ انشاء اللہ العزیز محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیرالمومنین اور محترمہ سیدہ طیبہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی اپنے اپنے خرچ پر یورپ تشریف لے جائیں گی۔

احبابِ جماعت ان ایام میں خاص طور پر دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے سفرِ یورپ پر روانہ ہونے والے اِس مختصر قافلہ کی مساعی میں بے انداز برکت ڈالے اور یورپ کی سرزمین میں اسلام کی سربلندی اور غلبہ کے غیر معمولی سامان فرمائے تا سچائی کا آفتاب پوری شان کے ساتھ مغرب سے چڑھے اور بالآخر وہاں کی مُردہ پرست اور دہریہ اقوام کو سچے خدا کا پتہ لگے اور وہ دیوانہ وار اسلام کی آغوش میں آکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے لگیں۔ نیز احباب خاص توجہ اور التزام سے یہ دعا بھی کریں کہ اگر یہ سفر مقدر ہے تو اللہ تعالےٰ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ اور حضور کے جملہ ہمراہیوں کا ہر ہر قدم پر ہر آن حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ حضور بخیر و عافیت منزلِ مقصود پر پہنچیں، اللہ تعالےٰ کی حفظ و امان میں وہاں رہیں اور اُسی کے فضل سے وہاں کلمۂ حق کی منادی کرنے اور اسلام کا پیغام کامیابی سے پہنچانے اور اُن لوگوں پر اتمامِ حجت کرنے کے بعد کامیاب و کامران بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین اللّٰھم آمین

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح

جملہ طلبہ کیلئے ضروری اطلاع

مورخہ یکم جولائی ۱۹۶۷ء بروز ہفتہ صبح سات بجے مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح فرمائیں گے اور اس کے بعد باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائے گی

جن طلبہ و طالبات نے شمولیت کے لئے درخواستیں بھجوائی ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ بروقت کلاس میں شریک ہوں۔ بہتر ہوگا کہ وہ ۳۰ جون کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں بلکہ اگر ہو سکے تو جمعہ کی نماز تک پہنچ جائیں۔ اور جمعہ کی برکات سے بھی حصہ لیں۔ بہرحال یکم جولائی کو صبح سات بجے سے پہلے پہلے مسجد مبارک میں سب طلبہ کا موجود ہونا لازمی ہے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری
نائب ناظر اصلاح و ارشاد
(تربیت)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ جون ۱۹۶۷ء

عدل و انصاف کا تقاضہ

حالیہ مشرق وسطیٰ کی جنگ کے تعلق میں صدر امریکہ مسٹر جانسن اور دیگر امریکی زعماء نے اپنے بیانوں میں اس بات پر زور دیا ہے کہ

(۱) قومی زندگی کا حق

(۲) مہاجرین سے انصاف کے مطابق سلوک

(۳) سمندری راستہ میں بے خوف و خطر آمد و رفت

(۴) اسلحہ پر پابندی

(۵) سب ملکوں کے لئے سیاسی آزادی اور علاقائی سالمیت

یہ واقعی سولہ آنے منصفانہ اور دنیا میں حقیقی امن قائم کرنے والے اصول ہیں تاہم بظاہر اگرچہ یہ اصول نیک نیتی پر اور انصاف پر مبنی نظر آتے ہیں۔ لیکن مسٹر جانسن نے قطعی طور پر یہ اصول اسرائیل کو محفوظ کرنے کے پیش نظر گھڑے ہیں۔ ان اصولوں کو پیش کرنے سے یہ مفروضہ زیر نظر رکھا گیا ہے کہ گویا اسرائیل عام طور پر ایک ملک ہے جو قدرتاً اس علاقے میں اس صورت میں واقع چلا آیا ہے۔ اور اب عرب اقوام ناحق اس کی دشمن بن گئی ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ہم سب سے پہلے مسٹر جانسن کے اصول کو اس غرض کے لئے متفق کر لیتے ہیں۔ جس غرض سے مسٹر جانسن نے ان کو پیش کیا ہے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ حقیقت یہ نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سامراجی طاقتوں نے بغیر کسی استحقاق کے یہودیوں کے قبضہ میں اسرائیل کے نام سے ایک ایسا خطہ بالجبر دے دیا ہے۔ جس پر ان کا کوئی حق نہیں۔ جس میں زیادہ تر ایسے یہودیوں کو زبردستی آباد کیا گیا ہے جن کو یورپین ممالک سے بزور نکالا گیا ہے۔ اور یہاں ان کو آباد کرنے کے لئے نقصان صرف عربوں کو اٹھانا پڑا ہے۔ جن کے ہزاروں گھرانے اس خیراتی کام کی وجہ سے اجڑ گئے ہیں۔ اس لئے سوال یہ ہے کہ کیا مسٹر جانسن اور دیگر امریکی زعماء حقیقی طور پر ان اصولوں کو جامہ عمل پہنانے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اور کیا وہ دنیا میں حقیقی امن قائم رکھنے کے لئے عدل و انصاف سے کام لینے کے لئے تیار ہیں۔ کیونکہ بغیر عدل و انصاف کے حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا۔

اگر وہ تیار ہیں تو ہمارا مشورہ ہے کہ وہ ان تمام عربوں کو اپنے گھروں میں از سر نو بسائیں جن کو وہاں سے نکالا گیا ہے۔ اور ان یہودیوں کو جو دور دور سے آکر یہاں آباد ہو گئے ہیں۔ وہاں سے نکالنے کی سکیم تیار کریں۔ اور انکو اپنے سابقہ وطن جہاں سے وہ آئے واپس جانے کی راہیں ہموار کریں۔ خواہ وہ روس سے۔ جرمنی سے یا کسی اور ملک سے آئے ہیں۔ کیونکہ عربوں اور یہودیوں دونوں کو دوسرے انسانوں کی طرح پر امن زندگی بسر کرنے کا حق ہے۔

یہ تو حق کی بات ہے اور اگر امریکہ وغیرہ مغربی ممالک اس کو جامۂ عمل پہنانے کی بجائے یہ سمجھتے ہیں کہ عرب اسرائیل کو اسی طرح قبول کریں۔ جس طرح زبردستی وہ ان کی مرضی کے خلاف وجود میں لایا گیا ہے۔ تو نہ تو یہ حق و انصاف کی بات ہے۔ اور نہ اس طرح دنیا کے امن کو کوئی تقویت پہنچ سکتی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس سے دنیا کا امن ہمیشہ خطرہ میں رہے گا۔ اور ہو سکتا ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ کا باعث ہو۔ اور یہ سامراج ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ محض طاقت کے ڈر سے کوئی قوم نہ تو کبھی اپنے حقوق کو چھوڑتی ہے۔ اور نہ اس سے کبھی امن کی امید کی جا سکتی ہے۔ جو ایسا خیال کرتا ہے۔ وہ محض فریب خوردہ اور تاریخ عالم سے ناواقف ہے۔

اوّل تو یہ دور از قیاس ہے لیکن بالفرض اگر تمام سامراجی طاقتیں محض طاقت کے بل پر ایک غیر ہمسایہ کو ہمسایہ کا مقام دلانے میں کچھ دیر کے لئے کامیاب بھی ہو جائیں۔ تو پھر بھی یہ بہت بڑی نادانی ہے۔ اور یہ کبھی عالمگیر امن کا سہارا نہیں بن سکتی۔ ؎؎

شاید یہ لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ کہ ایٹمی طاقت کو محدود کر لینے سے باقی دنیا اس خوف سے چون و چرا نہیں کرے گی۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے اس میں کامیابی ہو بھی جائے۔ لیکن ہر زمانے میں بڑی اقوام یہی سمجھتی رہی ہیں۔ اپنے اپنے وقت میں تمام سامراجی اقوام یہی غلطی کھاتی رہی ہیں۔ لیکن ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ فلک کی ایک گردش نے ایسی اقوام کا زعم نکال دیا ہے۔ ہمیں یہاں تاریخی حوالے دینے کی ضرورت نہیں۔ تاریخ دنیا ایسے سانحات سے بھری ہوئی ہے۔ اب بھی جلد یا بدیر ایسا ہی ہو گا اور ایک پل میں یہ طاقتیں ایک دوسرے کو اس طرح بھسم کر دیں گی کہ ان کی راکھ بھی ڈھونڈے نام کو نہیں ملے گی۔

الغرض جب تک اس بے انصافی کا صحیح تدارک نہ کیا جائے جو فلسطینی عربوں سے کی گئی ہے۔ اس خطہ میں امن ایک موہوم خواب سے بڑھ کر حیثیت نہیں رکھتا۔ اسرائیل کو تسلیم کرنے کے جو کام بھی محض طاقت کے بل پر کیا جائے گا ناکام ثابت ہو گا۔ اور یہ خطہ دنیا کے امن کے لئے کوہ آتش فشاں بنا رہے گا۔ خواہ اس وقت عرب کتنے بھی کمزور اور مجبور نظر آئیں۔ یہ پرلے درجہ کی سیاسی غلطی ہے ؛

حدیث النبی ﷺ

کفار پر عذاب

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ یَھُوْدُ تُعَذَّبُ فِیْ قُبُوْرِھَا۔

ترجمہ۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ایک دن غروب آفتاب کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ تو آپؐ نے ایک ہولناک آواز سنی۔ اور فرمایا۔ یہودیوں پر ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔ (بخاری باب فی الجنائز)

قطعات

سمجھتے کیا ہو مردانِ خدا کو
مسخر ہے دلِ ماہ و ستارہ
اُڑا سکتے ہیں اک موجِ نفس سے
یہ گردوں یعنی یہ رنگیں غبارہ

نظر آتا ہے تنہا بے سہارا
کنارے آسماں کے اک ستارہ
مگر اس کی نگہ ہے نیلگوں پر
جہانِ نور اس کا بے کنارہ

سعید احمد اعجاز

مسلمانانِ عالم کے لئے لمحۂ فکریہ

آج سے انیس ۱۹ سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کا بروقت انتباہ

جب مئی ۱۹۴۸ء میں بڑی طاقتوں کے باہمی اشتراک سے فلسطین میں مملکتِ اسرائیل کا قیام عمل میں آیا تو اُس وقت امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مسلمانانِ عالم کو اِس نئے فتنہ کی وسعت، اس کے مضمرات اور اس کے انتہائی مہلک اثرات سے خبردار کرتے ہوئے انہیں اس کے استیصال کے صحیح طریق سے بھی آگاہ فرمایا تھا۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس وقت اِس سلسلہ میں مسلمانانِ عالم کے سامنے جو عملی تجاویز رکھیں اُن پر آجکل کے حالات میں جبکہ یہودی مملکت کے قیام کی وجہ سے پیدا ہونے والے خطرات نے اور بھی زیادہ سنگین صورت اختیار کر لی ہے، عمل کرنا پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہو چکا ہے۔ اِس ضمن میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نہایت قیمتی ارشادات ذیل میں ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں۔ حضور رضؓ نے فرمایا:۔

(۱) "وہ دن جس کی خبر قرآن کریم اور احادیث میں سینکڑوں سال پہلے سے دی گئی تھی، وہ دن جس کی خبر تورات اور انجیل میں بھی دی گئی تھی، وہ دن جو مسلمانوں کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ اور اندیشناک بتایا جاتا تھا معلوم ہوتا ہے کہ آن پہنچا ہے۔ فلسطین میں یہودیوں کو پھر بسایا جا رہا ہے۔ امریکہ اور روس جو ایک دوسرے کا گلا کاٹنے پر آمادہ ہو رہے ہیں اِس مسئلہ میں ایک بستر کے دو ساتھی نظر آتے ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ کشمیر کے معاملہ میں بھی یہ دونوں متحد تھے۔ دونوں ہی انڈین یونین کی تائید میں تھے اور اب دونوں ہی فلسطین کے مسئلہ میں یہودیوں کی تائید میں ہیں۔"

(۲) "یہ عجیب بات ہے کہ ایک ہی وقت میں فلسطین اور کشمیر کے جھگڑے شروع ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ کشمیر اور فلسطین ایک ہی قوم سے آباد ہیں۔ اور عجیب تر بات ہے کہ اس قوم کا ایک حصہ مسلمان ہو کر آج کشمیر میں مسلمانوں کی ہمدردی کھینچ رہا ہے اور دوسرا حصہ فلسطین میں مسلمانوں کے ساتھ زندگی اور موت کی جنگ میں ٹکرلے رہا ہے۔ آدھی قوم اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہی ہے اور آدھی قوم اسلام کو مٹانے کے لئے قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ کشمیر کی جنگ میں بھی کاشر یعنی کشمیری کا نام سننے میں آتا ہے اور فلسطین کی جنگ میں بھی کاشر شہر کا ذکر بار بار آ رہا ہے۔ اس کاشر کے نام پر کشمیر کا نام کاشر رکھا گیا جو اَب بگڑ کر کشمیر ہو گیا ہے یا یہ" کہ کاشر "ہے یعنی سیریا کی طرح۔"

(۳) "کشمیر کا معاملہ پاکستان کے لئے نہایت اہم ہے لیکن فلسطین کا معاملہ سارے مسلمانوں کے لئے نہایت اہم ہے۔ کشمیر کی چوٹ بالواسطہ پڑتی ہے۔ فلسطین کی چوٹ بلاواسطہ پڑتی ہے۔ فلسطین ہمارے آقا اور مولیٰ کی آخری آرام گاہ کے قریب ہے جن کی زندگی میں بھی یہودی ہر قسم کے نیک سلوک کے باوجود بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے ان کی ہر قسم کی مخالفتیں کرتے رہے تھے۔ اکثر جنگیں یہود کے اُکسانے پر ہوئی تھیں۔ کسریٰ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کروانے پر انہوں نے ہی اُکسایا تھا۔ خدا نے ان کا مُنہ کالا کیا مگر انہوں نے اپنے خبثِ باطن کا اظہار کر دیا۔ غزوۂ احزاب کی لیڈری یہود ہی کے ہاتھ میں تھی۔ سارا عرب اِس سے پہلے کبھی اکٹھا نہ ہوا تھا۔ مکّہ والوں میں ایسی قوتِ انتظام تھی ہی نہیں۔ یہ مدینہ سے جلاوطن شدہ یہودی قبائل ہی کا کام تھا کہ انہوں نے سارے عرب کو اکٹھا کر کے مدینہ کے سامنے لا ڈالا۔ خدا نے ان کا بھی مُنہ کالا کیا مگر یہود نے اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل دشمن مکّہ والے تھے۔ مگر مکّہ والوں نے کبھی دھوکہ سے آپ کی جان لینے کی کوشش نہیں کی۔ آپ جب طائف گئے اور مُلک کے قانون کے مطابق مکّہ کے شہری حقوق سے آپ دستبردار ہو گئے مگر پھر آپ کو لَوٹ کر مکّہ میں آنا پڑا تو اُس وقت مکّہ کا ایک شدید ترین دشمن آپؐ کی امداد کے لئے آگے آیا اور مکّہ میں اس نے اعلان کر دیا کہ مَیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہریت کے حقوق دیتا ہوں۔ وہ اپنے پانچوں بیٹوں سمیت آپ کے ساتھ ساتھ مکّہ میں داخل ہوا اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ محمدؐ ہمارا دشمن ہی سہی پر آج عرب کی شرافت کا تقاضہ ہے کہ جب وہ ہماری امداد سے شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے تو ہم اس کے اس مطالبہ کو پورا کریں ورنہ ہماری عزّت باقی نہیں رہے گی۔ اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اگر کوئی دشمن آپ پر حملہ کرنا چاہے تو تم میں سے ہر ایک کو اس سے پہلے مر جانا چاہیئے کہ وہ آپ تک پہنچ سکے۔ یہ تھا عرب کا شریف دشمن۔ اس کے مقابلہ میں بدبخت یہودی جس کو قرآن کریم مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن قرار دیتا ہے اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر بلایا اور صلح کے دھوکہ میں چکّی کا پاٹ کوٹھے پر سے پھینک کر آپؐ کو مارنا چاہا۔ خدا تعالےٰ نے آپؐ کو اس منصوبہ کی خبر دی اور آپؐ سلامت وہاں سے نکل آئے۔ یہودی قوم کی ایک عورت نے آپؐ کی دعوت کی اور زہر ملا ہوا کھانا آپؐ کو کھلایا۔ آپؐ کو خدا تعالےٰ نے اس موقع پر بھی بچا لیا۔ مگر یہودی قوم نے اپنا اندرونہ ظاہر کر دیا۔ یہی دشمن ایک مقتدر حکومت کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اٹھانا چاہتا ہے، شاید اس نیّت سے کہ اپنے قدم مضبوط کر لینے کے بعد وہ مدینہ کی طرف بڑھے۔ جو مسلمان یہ خیال کرتا ہے کہ اس بات کے امکانات بہت کمزور ہیں اس کا دماغ خود کمزور ہے۔ عرب اس حقیقت کو سمجھتا ہے، عرب جانتا ہے کہ اب یہودی عرب میں سے عربوں کو نکالنے کی فکر میں ہے اِس لئے وہ اپنے جھگڑے اور اختلاف کو بھول کر متحدہ طور پر یہودیوں کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا ہے مگر کیا عربوں میں یہ طاقت ہے؟

کیا یہ معاملہ صرف عرب سے تعلق رکھتا ہے؟ ظاہر ہے کہ نہ عربوں میں اس مقابلہ کی طاقت ہے اور نہ یہ معاملہ صرف عربوں سے تعلق رکھتا ہے۔ سوال فلسطین کا نہیں سوال مدینہ کا ہے۔ سوال یروشلم کا نہیں سوال خود مکّہ مکرمہ کا ہے۔ سوال زید اور بکر کا نہیں سوال محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزّت کا ہے۔ دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے۔ کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقع پر اکٹھا نہیں ہو گا؟"

(۴) "ہمارے لئے یہ سوچنے کا موقع آ گیا ہے کہ کیا ہم کو الگ الگ اور باری باری مرنا چاہیئے یا اکٹھے ہو کر فتح کے لئے کافی جد وجہد کرنی چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں وہ وقت آ گیا ہے جب مسلمانوں کو یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ یا تو وہ ایک آخری جدّ وجہد میں فنا ہو جائیں گے یا کلّی طور پر اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں کا خاتمہ کر دیں گے۔ مصر، شام اور عراق کا ہوائی بیڑہ سَو ہوائی جہازوں سے زیادہ نہیں۔ لیکن یہودی اس سے دس گنا بیڑہ نہایت آسانی سے جمع کر سکتے ہیں

------ بہرحال عالمِ اسلامی کو روس اور امریکہ دونوں کا مقابلہ کرنا ہو گا، مگر عقل اور تدبیر سے، اتحاد اور یک جہتی سے۔ میں سمجھتا ہوں مسلمان اب بھی دنیا میں اتنی تعداد میں موجود ہیں کہ اگر وہ مرنے پر آئیں تو انہیں کوئی مار نہیں سکے گا لیکن میری یہ امیدیں کہاں تک پوری ہو سکتی ہیں اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔"

(۵) "آج ریزولیوشنوں سے کام نہیں ہو سکتا۔ آج قربانیوں سے کام ہو گا۔ اگر پاکستان کے مسلمان واقعہ میں کچھ کرنا چاہتے ہیں تو اپنی حکومت کو توجہ دلائیں کہ ہماری جائیدادوں کا کم از کم ایک فیصدی حصّہ اِس وقت لے لے۔ ایک فیصد حصّہ سے ہی پاکستان کم از کم ایک ارب روپیہ اس غرض کے لئے جمع کر سکتا ہے اور ایک ارب روپیہ سے اسلام کی موجودہ مشکلات کا بہت کچھ حل ہو سکتا ہے۔ پاکستان کی قربانی کو دیکھ کر باقی اسلامی ممالک بھی قربانی کریں گے اور یقیناً پانچ چھ ارب روپیہ جمع ہو سکے گا جس سے فلسطین کے لئے باوجود یورپین ممالک کی مخالفت کے آلات جمع کئے جا سکتے ہیں، ایک روپیہ کی جگہ پر دو، دو روپیہ کی جگہ پر تین، تین روپیہ کی جگہ پر چار اور چار روپیہ کی جگہ پر پانچ خرچ کرنے سے کہیں نہ کہیں سے چیزیں مل جائیں گی۔ یورپین لوگوں کی دیانتداری کی قیمت ضرور ہے خواہ وہ قیمت گراں ہی کیوں نہ ہو۔ انہیں خریدا ضرور جا سکتا ہے خواہ بڑھیا بولی پر۔ مگر بولی دینے کے لئے جیب بھی بھری ہوئی ہونی چاہیئے۔ پس میں مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اِس نازک وقت کو سمجھیں اور یاد رکھیں کہ آج رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے۔ یہودی اور عیسائی اور دہریہ مل کر اسلام کی شوکت کو مٹانے کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔ پہلے فرداً فرداً یورپین اقوام مسلمانوں پر حملہ کرتی تھیں مگر اب مجموعی صورت میں ساری طاقتیں مل کر حملہ آور ہوئی ہیں۔ آؤ ہم بھی سب مل کر ان کا مقابلہ کریں کیونکہ اِس معاملہ میں ہم میں کوئی اختلاف نہیں۔ دوسرے اختلافوں کو اِن امور میں سامنے لانا جن میں کہ اختلاف نہیں نہایت بیوقوفی اور جہالت کی بات ہے۔"

(۶) "کیا اس موقع پر، جبکہ اسلام کی جڑوں پر تبر رکھ دیا گیا ہے، جب مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ حقیقی طور پر خطرہ میں ہیں، وقت نہیں آیا کہ آج پاکستانی، افغانی، ایرانی، ملائی، انڈونیشین، افریقن، بربر، اور ترکی سب اکٹھے ہو جائیں اور عربوں کے ساتھ مل کر اس حملہ کا مقابلہ کریں جو مسلمانوں کی قوت کو توڑنے اور اسلام کو ذلیل کرنے کے لئے دشمن نے کیا ہے۔"

(۷) "اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی ایک دفعہ پھر فلسطین میں آباد ہوں گے لیکن یہ نہیں کہا گیا کہ وہ ہمیشہ کیلئے آباد ہوں گے۔ فلسطین پر ہمیشہ کی حکومت عِبَادُ اللّٰہِ الصَّالِحُوْنَ کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

پس اگر ہم تقوی سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ کی پہلی پیشگوئی اس رنگ میں پوری ہو سکتی ہے کہ یہود نے آزاد حکومت کا وہاں اعلان کر دیا ہے۔ لیکن اگر ہم نے تقوے سے کام نہ لیا تو پھر وہ پیشگوئی لمبے وقت تک پوری ہوتی چلی جائے گی اور اسلام کیلئے ایک نہایت خطرناک دھکا ثابت ہو گی۔ پس ہمیں چاہیئے اپنے عمل سے اپنی قربانیوں سے اپنے اتحاد سے اپنی دعاؤں سے اپنی گریہ وزاری سے اس پیشگوئی کا عرصہ تنگ سے تنگ کر دیں اور فلسطین پر دوبارہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کے زمانہ کو قریب سے قریب تر کر دیں۔

اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ایسا کر دیں تو اسلام کے خلاف جو رَو چل رہی ہے وہ الٹ پڑے گی۔ عیسائیت کمزوری اور انحطاط کی طرف مائل ہو جائے گی اور مسلمان پھر ایک دفعہ بلندی اور رفعت کی طرف قدم اٹھانے لگ جائیں گے۔ شاید یہ قربانی مسلمانوں کے دل کو بھی صاف کر دے اور ان کے دل بھی دین کی طرف مائل ہو جائیں، پھر دنیا کی محبت ان کے دلوں سے سرد ہو جائے، پھر خدا اور اس کے رسول اور ان کے دین کی عزّت اور احترام پر وہ آمادہ ہو جائیں اور انکی بے دینی دین سے اور ان کی بے ایمانی ایمان سے اور ان کی سُستی چُستی سے اور ان کی بد عملی سعیٔ پیہم سے بدل جائے۔"

(اقتباسات از مضمون بعنوان "اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ" مطبوعہ الفضل مورخہ ۲۱ مئی ۴۸ء)

ضرورت انسپکٹران بیت المال

نظارت بیت المال کو دو انسپکٹران کی ضرورت ہے۔ انسپکٹر بیت المال کا کام مقامی جماعتوں کے چندوں کی تشخیص، ان کے حسابات کی پڑتال اور نظارت بیت المال سے متعلق دیگر فرائض کی سر انجام دہی ہے۔ امیدواران کے لئے حساب کتاب میں مہارت وعظ و نصیحت کی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) تعلیمی معیار کم از کم مولوی فاضل یا میٹرک پاس۔ اگر کوئی امیدوار اس کے علاوہ اور تعلیمی قابلیت اور تجربہ رکھتا ہو تو اس کو ترجیح دی جائے گی۔

(۲) عمر بیس سال سے تیس سال تک۔

(۳) گریڈ ۹۰-۴-۱۳۰/۵-۱۶۰/۶-۲۲۰۔

خواہشمند احباب مقامی جماعتوں کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ درخواستیں ۷ر جولائی ۶۷ء تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں اور انٹرویو کے لئے ۱۳ر جولائی ۶۷ء بوقت ۹ بجے صبح دفتر بیت المال میں حاضر ہو جائیں۔ آمد و رفت کا کرایہ بذمہ امیدوار ہو گا۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

افکار معاصرین

میجر منیر احمد صاحب شہید مرحوم

(منقول از روزنامہ پیام قائد سرگودہا)

ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ سے پہلے بھارت ہم سے رن کچھ کے محاذ پر کافی زور آزمائی کر چکا تھا۔ اس معرکہ میں میجر منیر احمد صاحب نے سرب داد شجاعت دی اور مکار دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا ہونا پڑا۔ یہاں میجر صاحب کی اعلیٰ کارکردگی کے صلہ میں ان کی کرنیلی کے لئے سفارش بھی کی گئی تھی مگر ابھی دفتری خط و کتابت جاری ہی تھی کہ میجر منیر نے واہگہ سیکٹر لاہور میں جام شہادت نوش کر کے اپنے تئیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ جاوید کر دیا

رن کچھ محاذ کے خاتمہ پر میجر منیر احمد صاحب کی کمپنی کو کوئٹہ جانے کے احکام ملے مگر دو ماہ بعد انہیں پھر لاہور بلا لیا گیا۔ اس روز عید الفطر تھی چنانچہ وہ عید پڑھ کر بذریعہ ریل فوراً لاہور حاضر ہو گئے اور چونکہ وہ ایک کہنہ مشق اور تجربہ کار انجینئر تھے اسی لئے انہیں دشمن کی پیش قدمی روکنے کے لئے بارودی سرنگیں (ڈھونڈھنے) بچھانے کا کام سپرد ہوا جسے انہوں نے نہایت بے جگری سے ادا کیا میجر منیر ۶ ستمبر سے ۲۰ ستمبر کی نصف شب تک محاذ پر ڈٹے رہے اور عیار دشمن کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملاتے رہے وہ ہر روز اپنے سپاہیوں کا حوصلہ بڑھاتے اور لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرتے ہوئے دشمن کی یلغار کو نہ صرف روکتے بلکہ آگے ہی آگے قدم بڑھاتے جاتے تھے وہ ملک کی حفاظت و آزادی کو اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے اپنے ایک رفیق افسر سے کہا۔

کشمیر ہمارا ہے اور ہم اسے ہر قیمت پر لے کر رہیں گے اور پھر کہا کیا خوش قسمت ہیں وہ جیالے جوان جو ملت کے تحفظ کی خاطر اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں۔ کاش میں بھی ان میں سے ہوتا۔

اس غیور افسر کی دلی آرزو پوری ہوئی اور اگلے روز میجر منیر احمد صاحب توپ کے گولہ سے شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں وہ زندہ جاوید
جاں دے کے بچاتے ہیں جو ہر جان وطن کو

بارگاہ رب العزت میں ان کی تمنا قبول ہوگئی اب اس مرد مجاہد کا نام ابد الآباد تک تاریخ پاکستان میں شہیدوں کی فہرست میں جلی حروف سے لکھا جائیگا

دو دن بعد یہ خونریز جنگ بند ہو گئی مگر اس اثنا میں بھارت کو ہر محاذ پر عبرتناک شکست ہوئی بالخصوص لاہور چونڈہ اور سیالکوٹ میں پاکستان کی جانثار فوجوں نے بھارتیوں کی چلیاں توڑ کر رکھ دیں اور ان کے ناپاک عزائم کو ہمیشہ کے لئے کچل دیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلم سپاہیوں کے حوصلے بڑھ گئے انہیں بے مثال جرأت و بہادری کے صلہ میں تمغے اور جاگیریں مرحمت ہوئیں اور لاہور سیالکوٹ اور سرگودہا کے شہریوں کو ان کی عدیم المثال شجاعت پر پرچم استقلال عطا ہوئے ہیں۔

میجر منیر احمد صاحب کی نعش ان کے برادر حقیقی کیپٹن محمد طیب کے سپرد کی گئی۔ جسے وہ فوجی اعزاز کے ساتھ ربوہ لائے اور ایک جم غفیر نے ان کا جنازہ پڑھا اور عین اس وقت تدفین عمل میں آئی جبکہ بزدل دشمن کے طیارے سرگودہا پر بمباری کے لئے ربوہ سے گذر رہے تھے۔ دشمن کے طیارے ہم پر خوف و ہراس پیدا کرنے میں قطعاً ناکام رہے اور ہم اپنے بہادر بطل حریت (Hero) کو اطمینان کے ساتھ اللہ کے سپرد کر کے گھروں کو سدھارے۔

اس المیہ پر جناب تنویر صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل کے دل ناشاد نے یوں فریاد کی۔

آہ! منیر احمد نہ تھا فانی جہاں تیرے لئے
موت لائی ہے حیات جاوداں تیرے لئے
اپنی نیکی اتنا جذبہ وفا اتنا خلوص
تنگ تھی یہ وسعت کون و مکاں تیرے لئے
سر بسجدہ اور شہادت گاہ واہگہ اے نصیب
کھل گیا دروازہ باغ جناں تیرے لئے!

موصوف کی شادی ۱۹۵۵ء میں کیپٹن خواجہ ظہور الدین بٹ ریٹائرڈ کی صاحبزادی سے ہوئی میجر منیر احمد شہید نے تین فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ جو دس سال سے نیچے نیچے ہیں۔ ان کی عائلی زندگی جنت کا نمونہ تھی اور قابل رشک۔ وہ دفتر کا کام پوری تندہی اور عرقریزی سے کرتے اور دفتر سے نہ اٹھتے جب تک کام ختم نہ کر لیں۔ افسران بالا کی انہیں خوشنودی حاصل تھی۔ اور ماتحت اس پر جان چھڑکنے کو فخر سمجھتے تھے۔ ان کی شہادت پر ان کے افسروں ماتحتوں اور دوستوں کے بے شمار خطوط و برقیے موصول ہوئے جن میں میجر منیر احمد صاحب کی وفات کو ایک قومی المیہ گردانا گیا ہے۔

میجر منیر صاحب جنوری ۱۹۲۷ء کو بمقام سیالکوٹ پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ سنڈریمن میں حاصل کی۔ ازاں بعد وہ قادیان چلے گئے اور وہیں سے میٹرک پاس کیا یہ ۱۹۴۳ء کا ذکر ہے ان دنوں جنگ عالمگیر ثانی ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء تک زوروں پر تھی۔ چنانچہ انہیں فوج میں سپاہی بھرتی کر دیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد انہیں ٹریننگ کے لئے (C. D.) بھجوا دیا۔ وہ جلد ہی کارکردگی کے صلہ میں جمعدار ہو گئے اور جنگ کے اختتام پر انہیں اور سپاہیوں کی طرح عزت سے سبکدوش کر دیا گیا۔

اس اثنا میں وہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھے بلکہ انہوں نے پرائیویٹ طور پر بی اے پاس کر لیا اور ساتھ ہی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کے امتحانات بھی پاس کر کے بینک میں بھرتی ہو کر ملازمت حاصل کر لی۔ مگر پاکستان کو معرض وجود میں آتے ہی وہ پھر فوج میں بھرتی ہو گئے اور اب کہ انہیں پاکستانی افواج میں کمیشن عطا ہوا اور وہ لیفٹیننٹ منیر ہو گئے۔

۱۹۵۰ء سے ۲۰ ستمبر ۱۹۶۵ء تک مختلف مقامات پر خدمات سرانجام دیں اور آخر کار لاہور میں ملک و ملت کے دفاع میں جام شہادت نوش کر کے جان عزیز جان آفریں کے سپرد کر دی اور بقول غالب

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

میرے کرمفرما دوست نسیم سیفی نے شہید کی یاد میں ایک نظم لکھی تھی۔ جو روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکی ہے اس کے چند اشعار ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

دے جذب منیر آج فدائیان وطن کو
بھر دے مرے مولا یونہی دامان وطن کو
ہو درد تری کوثر و تسنیم سے سیراب
سینچا ہے تیرے خون نے گلستان وطن کو
جینے کی تمنا ہے تو مرنا ہی پڑے گا
پیغام ہے یہ تیرا جوانان وطن کو
مرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں وہ زندہ جاوید
جاں دے کے بچاتے ہیں جو ہر جان وطن کو

(پیام قائد ۱۰ مئی ۱۹۶۷ء)

جماعت احمدیہ بھینی شرقپور کا سالانہ تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ کا سالانہ تربیتی جلسہ مورخہ ۱۶-۱۵ جولائی ۱۹۶۷ء کو ہوگا۔

مرکز سے بھی علماء شرکت فرماویں گے۔ قریب کی احمدی جماعتوں کو خاص طور پر اور دیگر ضلعی جماعتوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اس جلسہ میں شامل ہو کر جماعت کے ساتھ تعاون فرماویں۔ جلسہ میں قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ بھینی کے ذمہ ہوگا۔"

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اعلان

ہمارے پاس رعایتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرما لیں۔ محصول ڈاک اس رعایتی قیمت کے علاوہ ہوگا

۱۔ غلبہ حق	روپے ۲-۲۵
۲۔ شان مسیح موعود	۵۰-۰
۳۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب کمیرپوری کے وساوس کا ازالہ	۵۰-۰
۴۔ مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء	۱-۵۰
۵ ۔۔ ۔۔ ۱۹۶۲ء	۲-۰۰
۶۔ احمدیہ تحریک پر تبصرہ	۱-۵۰
۷۔ نبوت و خلافت کے متعلق اہل پیغام اور جماعت احمدیہ کا موقف	۵۰-۰
۸۔ بشارات رحمانیہ	۱۲-۰
۹۔ چار تقریریں متعلقہ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ	۲-۰۰

(ناظر اصلاح و ارشاد)

عِدَةُ الْمُؤْمِنِ کَاَخْذِ الْکَفِّ

قائدین متوجہ ہوں

سالانہ اجتماع کے موقع پر قائدین اضلاع نے یہ ذمہ داری قبول فرمائی۔ کہ وہ اپنے ضلع کی جملہ مجالس سو فیصدی بجٹ مرکز میں بھجوانے کی انتھک مہم چلائیں گے۔ سو عِدَةُ الْمُؤْمِنِ کَاَخْذِ الْکَفِّ کے ارشاد پر پورا اترتے ہوئے سب سے پہلے مکرم قائد صاحب ضلع ملتان برادرم چوہدری محمد طفیل صاحب پروفیسر نے اپنے ضلع کی تیس مجالس کے نہ صرف بجٹ مرکز میں بھجوائے۔ بلکہ وصولی کی مہم کو بھی خاطر خواہ حد تک پہنچایا ہے جَزَاہُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاء۔

خاکسار ان کی اس مساعی پر مبارک باد عرض کرتے ہوئے دعا گو ہے۔ کہ مولا کریم ان کی مساعی کو قبول فرماتے ہوئے بیش از بیش انعامات سے نوازے۔ آمین۔

اسی طرح مکرم قائد صاحب ضلع پشاور۔ مردان۔ ہزارہ۔ جہلم اور داود بھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ کیونکہ ان کی طرف سے بھی سو فیصدی بجٹ مل چکے ہیں۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحْسَنَ الْجَزَاء۔

دیگر قائدین اضلاع بھی ذرا سی توجہ فرمائیں۔ تو اپنی مجالس کے سو فیصدی بجٹ مرکز کو بھجوانے ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو کر مرکز کے زائد خرچ اور قیمتی وقت کو دوسرے کاموں کے لئے محفوظ کر سکتے ہیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ)

اعلان چندہ سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

سالانہ اجتماع کا چندہ ہر ممبر کو ادا کرنا لازمی ہے۔ سال میں ایک مرتبہ ۸ رفی ممبر کے حساب سے یہ چندہ وصول کیا جائے۔ اب چونکہ سالانہ اجتماع کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اسلئے براہ مہربانی ہر لجنہ ہر ممبر سے ۸ ر سالانہ شرح کے حساب سے یہ چندہ وصول کر کے بھجوائے۔

(سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ)

ضرورت سائنس ٹیچر

تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد اسٹیٹ میں سائنس پڑھانے کے لئے ایک ٹرینڈ B.S.C ٹیچر کی ضرورت ہے B.S.C ٹرینڈ ٹیچر یعنی B.T کا گریڈ 350-10-B-E-240-10-160 روپیہ ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں فوری طور پر وکالت دیوان۔ تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔

(وکیل الدیوان)

نائب معتمد کی ضرورت

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں نائب معتمد کی آسامی پر کرنے کے لئے ایک بی اے پاس یا مولوی فاضل پاس یا دس سالہ ملازمت کا تجربہ ہو کی ضرورت ہے۔

اس اسامی کا گریڈ 60-2-10-EB-200/8-8-EB-160/10-6-130-5-ڈالا

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں بمع جملہ کوائف اپنے حلقہ کے صدر کی تصدیق کے ہمراہ مورخہ ۲۵ جون تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکز میں بھجوا دیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

زعماء انصار اللہ ضرور توجہ فرمائیں

ماہنامہ انصار اللہ کے سلسلہ میں کئی بار گذارش کی جا چکی ہے کہ حضور اقدس کی منشاء مبارک کے مطابق ہر احمدی گھرانہ کو اس کا خریدار بنانے کی کوشش کی جائے لہٰذا اس سلسلہ میں مزید گذارش ہے کہ ہر ماہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی رپورٹ ضرور بھجوایا کریں۔ قطع نظر اسکے کہ کوئی نیا خریدار بنا ہے یا نہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

حُسنِ معاشرت کے متعلق ضروری نصیحت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ درس القرآن صفحہ ۹۲ پر فرماتے ہیں :۔

"پہلی میں تم لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اسلام میں کئی مسئلے موجود ہیں تاکہ انسان کی جان و مال و عزت کا نقصان نہ ہو۔ کوئی کسی کو دکھ نہ پہنچائے مگر خود مسلمانوں نے ایک مسئلہ کو تمام دکھوں کی جڑ بنا دیا ہے۔ حالانکہ نکاح آرام دوستی اور رحمت کیلئے تھا۔ چنانچہ فرمایا۔ لِتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا۔ مگر بعض لوگ ایسے ہیں کہ نکاح کر کے نہ بساتے ہیں نہ طلاق دیتے ہیں۔ طلاق کی اجازت پر اگر یہ عمل کرتے تو عورتوں پر یہ ظلم و ستم نہ ہوتا۔ میں نے دنیا بھر میں مکہ ایک ایسا شہر دیکھا۔ جہاں عورت کو ذرا بھی تکلیف ہو۔ تو وہ قاضی کی عدالت میں چلی جاتی ہے۔ اسی وقت شوہر کو بلایا جاتا ہے۔ اور حکم ہوتا ہے۔ کہ یا تو ابھی طلاق دو یا آئندہ نیک سلوک کی ضمانت دو"

دیکھو میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ عورتیں بہت ہی کمزور ہیں۔ ان مظلوموں پر رحم کرو۔ ان سے نیکی کے ساتھ معاشرت کرو۔ (درس القرآن صفحہ ۹۲)

(ناظر اصلاح و ارشاد)

عطیہ جات برائے تعمیر ہال اور خدام

جیسا کہ خدام بھائیوں کو علم ہے۔ خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر کا کام ابھی جاری ہے۔ تعمیر کی کچھ منازل طے ہو چکی ہیں۔ اور بعض باقی ہیں۔ مجلس مرکزیہ کی کوشش ہے۔ کہ یہ کام جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے۔ مرکز کی یہ کوشش خدام بھائیوں کے تعاون کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ مالی امداد کا کام بہرحال مجالس نے ہی کرنا ہے۔ اور مجالس کو چاہیئے کہ اس کی طرف اسی رنگ میں توجہ دیں۔ کہ ہر خادم ہال کی تعمیر کے لئے عطیہ دے اور ہر خادم سے ہر ماہ اس غرض کے لئے عطیہ وصول کیا جائے اس رنگ میں عطیہ تعمیر ہال وصول کرنے کی طرف مجالس کو توجہ نہیں رہی۔ اس لئے مجالس کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ہر خادم سے تعمیر ہال کے لئے عطیہ حاصل کرنا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے خدام اپنے تعمیر کے بارے میں خاص اور گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور انشاء اللہ قائدین مجالس اور ناظمین مال کی تحریک پر ان کی توقع سے بڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیں گے۔

خاکسار ان تمام بھائیوں کی خدمت میں جنہوں نے ۳۱۳/- روپے کا وعدہ کیا ہے۔ درخواست کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد اپنا وعدہ پورا کرنے کی طرف توجہ دیں۔ نیز دوسرے مخیر احباب سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ تعمیر ہال میں ہماری مدد فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے دادا جان عرصہ ایک ماہ سے صاحب فراش ہیں۔ دادا جان موصی اور صحابی ہیں۔ (منور احمد قریشی کوٹلی ہرنرائن ضلع سیالکوٹ)
ڈاکخانہ چھاؤنی سلہریاں

۲۔ بندہ کی اہلیہ صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔
جلال الدین احمد جھنگ صدر ایجنٹ الفضل جھنگ صدر

۳۔ بندہ کی اہلیہ خدیجہ بی بی کو تین چار روز سے سخت بیمار ہے اور میرا بھانجا بھی سخت بیمار ہے۔ کریم الدین جمال خانوانہ
بستی قبرستان محلہ اشرف آباد

۴۔ حاجی شیخ رشید احمد صاحب برادر حافظ عزیز احمد صاحب چنیوٹ بہت بیمار ہیں، اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ (احمد صالح)

۵۔ میری دو بھتیجیوں عزیزہ بشریٰ شاہدہ اور سلمیٰ ناصرہ نے امسال ایم بی بی ایس اور بی اے کا اور عزیزم شاہد محمود نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ ان کی والدہ دائمی سردرد کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ ملک عنایت اللہ سلیم ۲/۱۲ پورجی گورنمنٹ کوارٹرز لاہور۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت میں کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۷۹۵

میں رفیعہ طاہرہ زوجہ شیخ مظفر محمود قوم دوهادن پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ مارچ ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

(۱) ۹ عدد چوڑیاں طلائی وزنی ۱۴ تولہ قیمت -/۱۶۸۰
۲ عدد انگوٹھیاں ، ، ۱ تولہ قیمت -/۱۲۰
۲ جوڑی کانٹے ، ، ۲ تولہ قیمت -/۲۴۰
حق مہر پانچ صد روپیہ جو میں نے اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہے۔ -/۵۰۰
میزان -/۲۵۴۰

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد اگر کوئی ترکہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ بشرط اوّل -/۲۱ روپے۔

الامتہ:- رفیعہ طاہرہ بنت محمد یوسف صاحب بیت الظفر محلہ راجن پور چنیوٹ ضلع جھنگ۔

گواہ شد: مظفر محمود خاوند موصیہ بیت الظفر محلہ راجن پور۔ چنیوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد: شیخ محمد حسین حسد گڑھا چنیوٹ۔

مسل نمبر ۱۸۷۹۶

میں امتہ الحفیظ زوجہ نبی احمد باجوہ قوم جہار پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۲/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس جائیداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں

(۱) میرا حق مہر مبلغ پندرہ سو روپے ہے جو بذمہ خاوند ہے (۲) میرا زیور حسب ذیل ہے:-
(۱) چوڑیاں طلائی وزنی چھ تولہ مالیتی ۶۰۰ روپے
(۲) کانٹے طلائی وزنی ۲ تولہ مالیتی ۲۰۰ ،،
(۳) ہار طلائی وزنی ۴ تولہ مالیتی ۴۰۰ ،،
کل وزن بارہ تولہ مالیت ۱۲۰۰ ،،

میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں، یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے (شرط اوّل -/۲۱ روپے)

الامتہ: امتہ الحفیظ۔

گواہ شد: نبی احمد باجوہ۔ باجوہ کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ

گواہ شد: محمد حنیف ناصر ربوہ۔ ناصرہ دواخانہ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۷۹۷

میں طاہرہ تنویر زوجہ قریشی نور الحق صاحب قوم راجپوت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ جنوری ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱- حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو کہ میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔

۲- رسٹ واچ ایک عدد قیمتی -/۶۰ روپے
اس کے علاوہ میرے پاس مندرجہ ذیل زیورات ہیں:-

	تولے	ماشے	رتی
(۱) ہار طلائی ایک عدد وزن	۲	۴	۶
(۲) کنگن طلائی ایک جوڑی وزن	۱	۴	۷
(۳) ٹیکہ طلائی ایک عدد وزن	۰	۶	۷
(۴) کڑے طلائی ۴ عدد	۲	۰	۰
(۵) لاکٹ طلائی ایک عدد	۲	۲	۰
(۶) ٹبے طلائی ایک جوڑی	۱	۰	۴
(۷) انگوٹھی ۶ عدد	۱	۹	۰
کل وزن	۱۳	۴	۴

(در ۱۲۵ روپے) کل قیمت - ۱۶۶۶
نقرئی سیٹ اور قیمت ۲۴ روپے۔
ان سب اشیاء کا جملہ میزان -/۲۷۵۰ روپے بنتا ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور میں نے مبلغ -/۲۷۵ روپے دیدر رسید ۷۶۵۰ بتاریخ ۷ جنوری ۱۹۶۷ء ادا کر دیا ہے اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج کی تاریخ سے منظور فرمائی جائے (شرط اوّل -/۵۰-۳ روپے)

الامتہ:- طاہرہ تنویر اہلیہ قریشی نور الحق صاحب تنویر دارالرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد: قریشی نور الحق تنویر ہوں خاوند موصیہ دارالرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد: چوہدری محمد صدیق ولد چوہدری عبدالرزاق صاحب مرحوم محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر ۱۸۷۹۸

میں ڈاکٹر سید عبدالوحید بخاری ولد سید محمد علی شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۶۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیدال والی ڈاکخانہ کوٹ امیر علی ضلع سیالکوٹ حال بھکر ضلع میانوالی ملازم ٹیکسٹائل مل بھکر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱۲/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) (الف) ایک مکان پختہ بنام شاہد منزل واقع موضع سیداں والی ڈاکخانہ کوٹلی امیر علی ضلع سیالکوٹ جس کی قیمت تقریباً -/۲۰۰۰ روپے ہے۔ (ب) میری موروثی زمین تقریباً ۴۸ کنال ہے جو ابھی تک غیر منقسم ہے۔ میرے حصہ میں ۱۲ کنال آئے گی جس کی موجودہ قیمت مبلغ -/۳۰۰۰ روپے ہے۔ میں اس مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد زندگی میں اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

(۲) میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۸۶/۱۲ روپے بذریعہ پنشن ہے اور -/۶۰۷ روپے بطور تنخواہ ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ (۳) نیز میری وفات کے بعد میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جاوے۔ (شرط اوّل ۵۰-۳ روپے)

العبد:- ڈاکٹر سید عبدالوحید بخاری۔

گواہ شد۔ نور محمد خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھکر۔ ضلع میانوالی۔

گواہ شد:- عبدالوحید موصی ۷۰۱۰ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ فیصل آباد میانوالی۔

مسل نمبر ۱۸۷۹۹

میں خوشی محمد ولد پیراں دتہ صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۶۷/۲/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۵ روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

العبد: خوشی محمد باورچی فضل عمر ہسپتال ربوہ

گواہ شد:- مشتاق احمد خالد ابن شیخ عبدالکریم صاحب مرحوم کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

گواہ شد: حمید مبارک احمد سرحد انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۸۸۰۰

میں حسینہ بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد موسٰے قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن احمد نگر ڈاکخانہ دھکا مارا ضلع دیناج پور صوبہ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۶۶/۲/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی آمد نہیں۔

(۱) حق مہر پانچ صد روپیہ جو بذمہ خاوند ہے
(۲) دو چوڑیاں بقیمت چالیس روپیہ صرف۔
(۳) دو ایکڑ زرعی اراضی قیمت تین ہزار روپیہ صرف۔ ان اراضی سے سالانہ آمد مبلغ پانچ صد روپیہ ہے۔

میں اس جائیداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے (شرط اوّل -/۱۰ روپے)

الامتہ: حسینہ بیگم۔

گواہ شد: ابوالعطار رحمت اللہ جعفری زیلی ڈھاکہ

گواہ شد:- احمد صادق محمود مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ڈھاکہ۔

الفضل
میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

صراطِ مستقیم وہی ہے جس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا کو بلایا

دُنیا جب بھی اس کے خلاف کسی اور راستہ پر چلے گی تباہ و برباد ہوگی،

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیت وَ اِنَّکَ لَتَدۡعُوۡہُمۡ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ (آیت ۷۴) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ آیت اسلام کی صداقت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راستبازی کا اتنا کھلا ثبوت ہے کہ اس پر جتنا بھی غور کیا جائے اتنی ہی اسلام کی صداقت اور اس کی حقانیت واضح ہوتی ہے۔ اسلام تیرہ سو سال سے دنیا کے سامنے یہ دعویٰ پیش کر رہا ہے کہ صراطِ مستقیم وہی ہے جس کی طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بلا رہے ہیں اور یہ کہ دنیا جب بھی اس کے خلاف کسی اور راستہ پر چلے گی وہ تباہ و برباد ہوگی اور واقعات شہادت دیتے ہیں کہ ہمیشہ یہی دعویٰ سچا ہو رہا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو اس وقت تک یورپ کے مختلف نظریے اسلام سے ٹکرا چکے ہیں۔ جن میں سے بعض مذہبی ہیں اور بعض سیاسی اور اقتصادی۔ مگر ہر نظریہ میں یورپ نے بہت بُری طرح شکست کھائی ہے۔ اور آخر وہ اسی راستہ کی طرف آیا ہے جو اسلام نے پیش کیا تھا۔

مذہبی نظریوں میں سے سب سے بڑا توحید کا عقیدہ ہے جب عیسائیوں نے ترقی کی تو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو اللہ تعالیٰ کے ایک بندے تھے اور ہر قسم کے بشری حوائج اپنے اندر رکھتے تھے یہ کہنا شروع کر دیا کہ وہ نعوذ باللہ خدا اور خدا کے بیٹے تھے۔ اور مسلمانوں سے اس عقیدہ میں انہوں نے لڑائی شروع کر دی یورپ کا یہ حملہ اتنا شدید تھا کہ مسلمانوں نے بھی بعض باتوں میں ان کی ہمنوائی اختیار کر لی اور کہنے لگے کہ حضرت مسیحؑ خدا تو نہیں تھے مگر کسی حد تک وہ علم غیب ضرور رکھتے تھے وہ مُردوں کو بھی زندہ کر لیا کرتے تھے۔ کچھ جانور بھی وہ پیدا کر لیا کرتے تھے اِس طرح آہستہ آہستہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی کئی صفات حضرت مسیح کی طرف منسوب کر دیں اور وہ بھی عیسائیت کی تقویت کا موجب بن گئے۔ مگر یورپ اور اسلام کی اس ٹکر کا نتیجہ کیا ہوا؟ عیسائی اسلام سے ٹکرائے اور اس لئے ٹکرائے کہ وہ اسلام کو مسیحیت کا شکار بنا لیں مگر اس ٹکراؤ کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہی یورپ جو توحید پر حملہ کیا کرتا تھا: وہی یورپ جو تثلیث کا پرستار تھا آج اپنے مونہہ سے توحید کا اقرار اور تثلیث کا انکار کر رہا ہے۔ یہ الگ سوال ہے کہ قومی لحاظ سے یورپ کیا کہہ رہا ہے یوں انفرادی رنگ میں ان سے پوچھ کر دیکھو کہ کیا تم مسیح کو خدا مانتے ہو تو وہ صاف کہہ دیں گے کہ ہم تو توحید کے قائل ہیں اور ہم اگر مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں تو صرف ان معنوں میں کہ وہ خدا تعالیٰ کے مقرب اور راستباز انسان تھے۔ غرض مغرب اس عقیدہ میں اسلام سے ٹکرایا مگر آخر اسلام ہی غالب آیا اور مغرب اپنے نظریہ میں ناکام ہوا۔ یہ انہی لوگوں کا نظریہ تھا جنہوں نے توپیں بنائیں۔ ریلیں ایجاد کیں۔ ہوائی جہاز بنائے اور دنیا پر اپنی عظمت کا سکہ بٹھایا۔ لیکن اسلام سے ٹکرا کر اُن کے لئے اپنی شکست ماننے کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۶ حصہ ۲ صفحہ ۲۰۷)

زمیندارہ مجالس انصار اللہ

زمیندار احباب کے لئے فصل ربیع کا گندم گھروں میں پہنچا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آپ اپنا سارے سال کا چندہ انصار اللہ اس فصل پر ادا کیا کرتے ہیں۔ اس سال بھی آپ کے ذمہ جس قدر رقم چندہ مجلس اشاعت لٹریچر، سالانہ اجتماع اور تعمیر فنڈ کی واجب ہے ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ مرکز آپ سے تعاون کی درخواست کرتا ہے۔

جزاکم اللہ خیرا۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ربوہ میں بجلی کی رَو بار بار بند ہونے کا سلسلہ بدستور جاری ہے

(ربوہ ۲۸ جون۔ ربوہ میں بجلی کی رَو بار بار بند ہونے کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ چنانچہ کل بھی متعدد بار بجلی کی رَو بند ہوئی۔ اور بالخصوص سہ پہر کے وقت تو کافی دیر تک بند رہی۔ شدید گرمی کے موسم میں بجلی کی رَو کا اس طرح بار بار بند ہونا اہل شہر اور بالخصوص بچوں اور بیماروں کے لئے انتہائی تکلیف دہ ہے۔ کیا متعلقہ محکمہ اس ناگوار صورتِ حال کی اصلاح کے لئے کوئی قدم اٹھائے گا؟

یہ خط کس نے لکھا ہے؟

خاکسار کے نام ایک بیرنگ خط آیا ہے جس میں بعض ایسے ضروری امور درج ہیں جن کا جواب خط لکھنے والے دوست کو دینا چاہتا ہوں۔

لکھنے والے دوست نے اپنا نام [illegible] احمد لاہور حال ربوہ لکھا ہے اور کوئی پتہ درج نہیں وہ مہربانی فرما کر مجھ سے فوری طور پر رابطہ پیدا فرمالیں۔

مرزا طاہر احمد

ناظم وقفِ جدید ربوہ

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

جنرل اسمبلی میں شاہ حسین کی تقریر

نیویارک ۲۸ جون۔ شاہ حسین نے اعلان کیا ہے کہ اگر اسرائیلی فوجوں نے عربوں کے مقبوضہ علاقے خالی نہ کئے تو دوبارہ جنگ شروع ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر اقوام متحدہ حملہ آور کی مذمت نہیں کر سکتی اور اس سے مقبوضہ علاقے خالی نہیں کرا سکتی تو اسے جنگ بند کرانے کا کوئی حق نہیں ہے اور ہم اس کے پابند نہیں۔ آج اقوامِ متحدہ کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ جنگ چاہتی ہے یا امن پر یقین رکھتی ہے اگر یہ بین الاقوامی ادارہ مثبت کردار ادا نہیں کر سکتا تو اس کا کیا فائدہ اور صورت حال یہی ہے تو میں بڑے یقین سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ اقوام متحدہ تباہ ہو جائے گی اور اردن زندہ رہے گا۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار کل رات جنرل اسمبلی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کیا۔ شاہ حسین نے جنرل اسمبلی پر زور دیا کہ اسرائیلی جارحیت کی مذمت کی جائے اور اسرائیل سے عربوں کے مفتوحہ علاقے خالی کرائے جائیں انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات پر شدید حیرت ہوئی ہے کہ سلامتی کونسل نے اسرائیلی جارحیت کی مذمت نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ انصاف کے بغیر امن کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اگر عربوں سے انصاف کیا گیا تو مشرقِ وسطیٰ میں امن قائم ہو جائے گا ورنہ خطرناک جنگ چھڑ جائے گی۔

شاہ حسین صدر جانسن سے ملیں گے

نیویارک ۲۸ جون۔ توقع ہے کہ اردن کے شاہ حسین آج واشنگٹن میں صدر جانسن سے ملاقات کریں گے۔ اس امر کا انکشاف شاہ کے قریبی حلقوں نے کیا ہے تاہم امریکی حکام نے اس اطلاع کے متعلق لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔

مصر میں متعدد فوجی افسر برطرف

قاہرہ ۲۸ جون۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے باخبر سرکاری حلقوں کے مطابق صدر ناصر نے ان تمام فوجی افسروں کو فوج سے سبکدوش کر دیا ہے جو اسرائیلی جارحیت کو روکنے میں ناکام رہے تھے۔ اس سلسلے میں اعداد و شمار شائع نہیں کئے گئے ہیں لیکن خیال ہے کہ ان تبدیلیوں سے پوری فوج متاثر ہوگی۔

فوج میں تبدیلیوں کی ابتداء ۱۱ جون سے ہوئی۔ جب انہوں نے فضائی۔ بری اور بحری ۳ افواج کے سربراہوں کے استعفیٰ قبول کر لئے۔ اس کے بعد انہوں نے فوج کے بہت سے سینئر افسروں کو فوج سے سبکدوش کر دیا ہے۔ خیال ہے کہ صدر ناصر مصری فوج کو نئی بنیادوں پر تیار کرنا چاہتے ہیں۔

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴)